عالمی سطح پر امن کے قیام میں اسلامی نظریات کی افادیت

The Usefulness of Islamic Ideologies in Establishing Peace on a Global Scale

Dr. Shazia
Assistant Professor, Department of Islamic Studies,
Government College Women University Faisalabad
Email: shazia.adnan81@gmail.com

Taiba Ramzan
MPhil Scholar, Department of Islamic Studies,
Government College Women University Faisalabad
Email: taibaramzan23@gmail.com

ABSTRACT

The concept of peace in Islam is comprehensive, inclusive, and universal, setting it apart from all other ideologies. Far from being confined to spiritual or ritual aspects, Islam offers a complete code of life that promotes coexistence, justice, tolerance, and the dignity of humanity. It envisions a global order rooted in compassion and mutual respect. In today's world, where religion is frequently linked with extremism and violence, the true essence of Islam is often distorted. This research seeks to highlight, with scholarly and historical evidence, that Islam is inherently a religion of peace. Through an in-depth exploration of the Qur'an, Prophetic traditions (Sunnah), and the life of the Prophet Muhammad ﷺ this paper aims to demonstrate how Islam emphasizes mercy, justice, forgiveness, and harmony at both individual and societal levels. Their insights have been carefully incorporated to support an authentic, balanced, and academically sound representation of Islam's vision of global peace.

Keywords: Concept of Peace, Comprehensive, Inclusive, Universal, Ideologies, Spiritual, Ritual, Code of Life, Coexistence, Justice, Tolerance, Dignity of Humanity, Extremism, Violence, Prophetic Traditions, Sunnah, Global Peace

انسانی تاریخ کا ہر دور امن و آشتی کا متلاشی رہا ہے۔ تہذیبیں، سلطنتیں، نظامِ حکومت اور معاشرتی ڈھانچے ہمیشہ ایسے اصولوں کی تلاش میں رہے جن کے ذریعے ایک پرامن اور منصف معاشرہ قائم کیا جا سکے۔ لیکن بد قسمتی سے طاقت کے حصول، تعصبات، استحصال اور نسل پرستی کی بنیاد پر جنم لینے والے نظریات نے دنیا کو بدامنی، خونریزی اور انتشار کا گہوارہ بنا دیا۔ بیسویں صدی کی دو عالمی جنگوں سے لے کر اکیسویں صدی کی دہشت گردی، نسل کشی، اور لسانی و مذہبی نفرتوں تک، عالمی سطح پر امن کی کوششیں اکثر وقتی، مفاداتی یا غیر مؤثر ثابت ہوئیں۔

ایسے میں اسلام کا پیغام ایک آفاقی اور دائمی منشورِ امن کے طور پر سامنے آتا ہے، جو نہ صرف انسان کو اس کے حقوق سے روشناس کراتا ہے بلکہ بین الاقوامی سطح پر بقائے باہمی، عدل و انصاف اور احترامِ انسانیت کی ضمانت فراہم کرتا ہے۔ اسلامی نظریات، جو قرآن و سنت پر مبنی ہیں، ایک ایسے نظامِ حیات کا تعارف کراتے ہیں جو ہر قسم کے تشدد، نفرت اور جبر کی نفی کرتے ہوئے معاشرتی ہم آہنگی، بین المذاہب رواداری اور عالمی امن کو فروغ دیتا ہے۔

امن کا معنی و مفہوم

لغوی معنی

لفظ "امن" عربی زبان کا مصدر ہے، جس کے لغوی معانی ہیں اطمینان، سکون، خوف و خطر سے نجات، آشتی، صلح اور سلامتی۔

لسان العرب میں ابن منظور نے امن کی تعریف یوں کی ہے:

"الأمنُ نقيضُ الخوف، وهو الطمأنينة"(1)

(امن خوف کی ضد ہے، اور اس سے مراد ہے: دل کا مطمئن و پر سکون ہو جانا۔)

اسی طرح امام راغب اصفہانی لکھتے ہیں:

"الأمن هو سكون النفس وزوال الخوف"(2)

(امن وہ کیفیت ہے جس میں دل کو سکون حاصل ہو جائے اور خوف ختم ہو جائے۔)

لہٰذا، لغت کی رو سے "امن" کا مطلب ہے: ایسا داخلی و خارجی سکون جہاں انسان خطرے، فتنہ یا خوف سے آزاد ہو۔

اصطلاحی مفہوم

اصطلاح میں امن کا مفہوم صرف فردی سطح پر سکون یا داخلی حالت تک محدود نہیں، بلکہ اس کا تعلق پورے معاشرتی ڈھانچے سے ہے۔ امن ایک ایسی اجتماعی کیفیت ہے جس میں تمام طبقات، اقوام اور مذاہب کے افراد باہمی احترام، انصاف اور رواداری کے ساتھ زندگی بسر کریں۔

اسلامی مفکر علامہ یوسف القرضاوی فرماتے ہیں:

"امن محض ایک سیاسی یا عسکری حالت نہیں بلکہ ایمان کا جزو ہے۔ جب تک فرد اور معاشرہ باہم اعتماد و احترام کی بنیاد پر نہ ہوں، حقیقی امن ممکن نہیں۔"(3)

امن اور اسلام کا گہرا لسانی اور نظریاتی ربط

لفظ "اسلام" کا مادہ بھی "س-ل-م" (سلم) ہے، جس سے مراد ہے سلامتی، اطاعت، تسلیم، اور صلح۔

قرآن مجید میں ارشاد ہے:

"يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا ادْخُلُوا فِي السِّلْمِ كَافَّةً"(4)

(اے ایمان والو! اسلام میں پورے کے پورے داخل ہو جاؤ۔)

یہاں "سِلم" سے مراد امن، سلامتی، اور اطاعت کا نظام ہے۔ اس آیت کی روشنی میں اسلام کو امن کا مترادف دین کہا جا سکتا ہے، جس کا مقصد نہ صرف اللہ سے تعلق قائم کرنا ہے بلکہ مخلوقِ خدا کے ساتھ بھی حسن سلوک اور عدل و رحمت پر مبنی نظام قائم کرنا ہے۔

پیغمبر اسلام ﷺ کی بعثت کا مقصد

رسول اللہ ﷺ کی بعثت کو قرآن یوں بیان کرتا ہے:

"وَمَا أَرْسَلْنَاكَ إِلَّا رَحْمَةً لِّلْعَالَمِينَ"(5)

(اور ہم نے آپ کو نہیں بھیجا مگر تمام جہانوں کے لیے رحمت بنا کر۔)

یہ آیت اس حقیقت کو نمایاں کرتی ہے کہ اسلام کی تعلیمات کا بنیادی مقصد دنیا میں امن، عدل، اور رحمت کے اصولوں کو عام کرنا ہے، نہ کہ تشدد یا نفرت۔

حدیث نبوی ﷺ میں امن کی تعلیمات

آپ ﷺ کا ارشاد ہے:

"المسلم من سلم المسلمون من لسانه ويده"(6)

(مسلمان وہ ہے جس کی زبان اور ہاتھ سے دوسرے مسلمان محفوظ رہیں۔)

یہ جامع حدیث اس بات کو واضح کرتی ہے کہ اسلام میں امن صرف ایک نظریہ نہیں بلکہ عملی ضابطۂ حیات ہے، جس کا نقطۂ آغاز فرد کی زبان و عمل سے شروع ہوتا ہے۔

اسلام میں "امن" ایک ہمہ گیر اور ہمہ جہت تصور ہے، جو فرد، معاشرہ اور ریاست تینوں سطحوں پر اخلاق، عدل، اور رحم کی بنیاد پر قائم ہوتا ہے۔ اسلامی تعلیمات کے مطابق حقیقی ایمان، امن کے بغیر ممکن نہیں۔

امن کے عالمی تناظر میں اسلامی اصول

جدید دنیا میں جہاں تہذیبی تصادم، انتہا پسندی، نسلی تعصب اور مذہبی منافرت جیسے خطرات بڑھتے جا رہے ہیں، وہاں اسلام کا نظامِ امن نہ صرف ایک تاریخی حقیقت کے طور پر موجود ہے بلکہ آج بھی اقوامِ عالم کے لیے ایک مکمل فکری و عملی ماڈل مہیا کرتا ہے۔ اسلام امن کو صرف کسی جغرافیائی خطے تک محدود نہیں رکھتا بلکہ اسے عالمی، آفاقی اور انسانی سطح پر نافذ کرنے کا داعی ہے۔

1۔ انسانی برابری: امن کا اولین ستون

اسلام کے نزدیک پوری انسانیت ایک کنبہ ہے، اور اس کا مقصد تمام بنی نوع انسان میں مساوات اور اخوت پیدا کرنا ہے۔

قرآن مجید میں ارشاد ہے:

"يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّا خَلَقْنَاكُم مِّن ذَكَرٍ وَأُنثَىٰ وَجَعَلْنَاكُمْ شُعُوبًا وَقَبَائِلَ لِتَعَارَفُوا"(7)

(اے لوگو! ہم نے تمہیں ایک مرد اور ایک عورت سے پیدا کیا اور تمہیں قوموں اور قبیلوں میں تقسیم کیا تاکہ تم ایک دوسرے کو پہچانو۔)

یہ آیت انسانی وحدت، سماجی ہم آہنگی اور نسل پرستی کے خاتمے کی بنیادی دعوت ہے، جو عالمی امن کی فکری اساس ہے۔

2۔ مذہبی رواداری اور اختلافات کا احترام

اسلام کسی بھی فرد کو زبردستی اسلام قبول کروانے کی اجازت نہیں دیتا، کیونکہ امن کی بنیاد آزادیِ ضمیر ہے۔

قرآن کا اصولی حکم ہے:

"لَا إِكْرَاهَ فِي الدِّينِ"(8)

(دین میں کوئی زبردستی نہیں۔)

علامہ ابن عاشور اس آیت کی تفسیر میں لکھتے ہیں:

"یہ آیت اسلام کے امن پسند مزاج اور بین المذاہب رواداری کی بنیادی دلیل ہے۔"(9)

اسلامی تاریخ میں رسول اللہ ﷺ نے نجران کے عیسائی وفد کو مسجد نبوی میں اپنے طریقے سے عبادت کی اجازت دے کر بین المذاہب احترام کی روشن مثال قائم کی۔

3۔ صلح پسندی

اسلامی اصولوں کے مطابق جنگ محض دفاعی حکمت عملی کے طور پر اجازت یافتہ ہے، مگر اس کی جگہ ہمیشہ صلح کو ترجیح دی گئی۔

قرآن مجید میں حکم ہے:

"وَإِن جَنَحُوا لِلسَّلْمِ فَاجْنَحْ لَهَا"(10)

(اگر وہ صلح کی طرف مائل ہوں تو تم بھی صلح کی طرف مائل ہو جاؤ۔)

یہی اصول رسول اللہ ﷺ نے حدیبیہ کے مقام پر صلح کو اختیار کر کے سکھایا، جو اسلامی سفارت کاری کا اعلیٰ نمونہ ہے۔

4۔ اقلیتوں کے حقوق: عالمگیر امن کی ضامن

رسول اللہ ﷺ نے میثاقِ مدینہ کے ذریعے یہود و نصاریٰ کو نہ صرف مذہبی آزادی دی بلکہ انہیں سیاسی و سماجی حقوق بھی دیے، جو اسلامی ریاست میں اقلیتوں کی شمولیت کی روشن مثال ہے۔

شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری لکھتے ہیں:

"اسلامی ریاست میں غیر مسلم رعایا کو مکمل شہری حیثیت حاصل ہوتی ہے، اور ان کے مذہبی، معاشی اور ثقافتی حقوق کی حفاظت شریعت کی ذمہ داری ہے۔"(11)

5۔ عدل اور معاشی توازن: امن کا پائیدار اصول

اسلام صرف سیاسی امن کا داعی نہیں بلکہ معاشی انصاف، طبقاتی توازن، اور دولت کی عادلانہ تقسیم کے ذریعے پائیدار امن کا ماڈل پیش کرتا ہے۔

قرآن کہتا ہے:

"إِنَّ اللَّهَ يَأْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالإِحْسَانِ"(12)

(بے شک اللہ عدل اور احسان کا حکم دیتا ہے۔)

اسی اصول کی روشنی میں اسلامی فقہی روایت میں کہا گیا ہے:

"عدل کے بغیر حکومت باقی نہیں رہ سکتی، چاہے وہ کافروں کی ہو، اور ظلم کے ساتھ حکومت قائم نہیں رہتی، چاہے وہ مسلمانوں کی ہو۔"(13)

اسلام ایک ایسا عالمی ضابطۂ حیات ہے جو انسانی مساوات، مذہبی رواداری، صلح پسندی، اقلیتوں کے حقوق اور عدل و انصاف جیسے اصولوں پر مبنی ہے۔ یہ اصول نہ صرف مسلمانوں کے لیے بلکہ پوری انسانیت کے لیے عالمی امن کا متوازن منشور فراہم کرتے ہیں۔ یہی وہ فکری بنیاد ہے جس پر "قراردادِ امن" جیسے جدید اقدامات کی روح قائم کی جا سکتی ہے۔

رسول اللہ ﷺ کی عملی سیرت اور نظامِ امن

رسول اکرم ﷺ کی سیرت طیبہ نہ صرف ایک روحانی و اخلاقی نمونہ ہے، بلکہ عالمی امن، عدل، بین المذاہب رواداری، اور انسانی حقوق کا مجسم نمونہ بھی ہے۔ سیرت النبی ﷺ کا مطالعہ ہمیں یہ باور کرواتا ہے کہ امن صرف نظری

اصول نہیں بلکہ رسول اللہ ﷺ کی پوری زندگی کا عملی پہلو ہے۔ عصرِ حاضر میں جب دنیا خانہ جنگی، مذہبی منافرت، اور معاشرتی تفریق کا شکار ہے، تو سیرت النبی ﷺ ہی وہ معیار ہے جو عالمِ انسانیت کو حقیقی امن فراہم کر سکتا ہے۔

1۔ میثاقِ مدینہ: اولین اسلامی دستورِ امن

رسول اللہ ﷺ نے ہجرتِ مدینہ کے فوراً بعد مختلف قبائل، یہودیوں، مشرکین اور مسلمانوں کے مابین "میثاقِ مدینہ" تشکیل دیا، جو تاریخ کا پہلا تحریری معاہدۂ امن تھا۔

متنِ معاہدہ سے اہم نکات

تمام گروہوں کو مذہبی آزادی حاصل ہوگی۔

باہمی دفاع کی ذمہ داری مشترکہ ہوگی۔

فتنہ وفساد کو مشترکہ طور پر دبایا جائے گا۔

افادیت برائے عصرِ حاضر

آج کی دنیا میں کثیر المذاہب معاشرے، جمہوری ریاستیں اور بین الاقوامی قوانین جن اصولوں پر عمل پیرا ہیں، ان کی بنیاد اسی منشور میں موجود ہے۔ میثاقِ مدینہ بین المذاہب ہم آہنگی، آئینی حقوق اور شہری مساوات کی روشن مثال ہے۔

ڈاکٹر خالد ضیاء لکھتے ہیں:

"میثاقِ مدینہ دنیا کے لیے ایسا قانونی نمونہ ہے جس میں اکثریتی واقلیتی گروہوں کے مابین توازن وہم آہنگی قائم کرنے کا عملی خاکہ دیا گیا ہے۔"(14)

2۔ صلح حدیبیہ: حکمت، تحمل اور امن کی سیاسی تدبیر

۶ ہجری میں صلح حدیبیہ وہ موقع تھا جہاں رسول اللہ ﷺ نے بظاہر ناموافق شرائط پر صلح قبول کر کے ایک دور رس سیاسی امن قائم کیا۔

کفار نے عمرہ سے روک دیا، پھر بھی آپ ﷺ نے قتال کے بجائے صلح کی راہ اپنائی۔

صلح کے بعد دعوتِ اسلام کو وسعت ملی اور اگلے سال مکہ پر پرامن فتح حاصل ہوئی۔

عصرِ حاضر کی افادیت

- تنازعات کو طاقت سے نہیں بلکہ گفت وشنید سے حل کرنا۔
- وقتی پسپائی میں حکمت تلاش کرنا۔

- امن کو دعوت سے مقدم رکھنا۔

مولانا مجاہد الحسینی رقم طراز ہیں:

"صلح حدیبیہ دورِ جدید کی عالمی امن پالیسیوں کے لیے مستقل رہنما اصول فراہم کرتی ہے۔"(15)

3۔ رسول اللہ ﷺ کا انفرادی طرزِ عمل: امن وعفو کی روشن مثالیں

آپ ﷺ نے انفرادی زندگی میں دشمنوں کے ساتھ بھی نہایت نرم رویہ اختیار کیا۔ فتح مکہ پر عام معافی، طائف والوں کو بددعا نہ دینا، عبداللہ بن ابی جیسے منافق کے ساتھ تحمل یہ سب عملی مظاہر ہیں۔

افادیت

معاشرتی رواداری اور ذاتی اختلافات کے باوجود اجتماعی بھلائی کو ترجیح دینا۔

آج کے معاشرتی ماحول میں اختلافات کو برداشت کرنا، معاشرے میں تشدد سے بچاؤ کے لیے ضروری ہے۔

4۔ اقتصادی انصاف اور امن: معاشی توازن کی سیرتی حکمت

رسول اللہ ﷺ نے معیشت میں سود کے خاتمے، صدقہ، زکوٰۃ اور میراث جیسے اصول متعارف کروائے جو معاشرتی امن کا ذریعہ بنے۔

افادیت

- معاشی ناہمواری اور غربت کا خاتمہ۔
- جدید دنیا میں معاشی انصاف کے ذریعے جرائم اور بغاوتوں کی روک تھام۔

طاہر القادری لکھتے ہیں:

"نبی ﷺ کی اقتصادی پالیسیوں کا جوہر، انسانی فلاح اور پائیدار امن کی ضمانت ہے۔"(16)

5۔ قیدیوں، خواتین اور بچوں سے حسنِ سلوک

جنگی قیدیوں کے ساتھ حسنِ سلوک، عورتوں اور بچوں پر جنگ میں ہاتھ نہ اٹھانے کی تلقین، دشمن کی فصلوں و عبادت گاہوں کا احترام یہ سب رسول اللہ ﷺ کی اخلاقی امن پسندی کا مظہر ہیں۔

افادیت

آج کے بین الاقوامی انسانی حقوق کے معاہدے سیرت کے انہی اصولوں کی تفسیر ہیں۔

جنیوا کنونشن کی کئی شقیں سیرتِ رسول ﷺ کے عین مطابق ہیں۔

رسول اللہ ﷺ کی عملی سیرت، فرد سے لے کر ریاست اور بین الاقوامی تعلقات تک ہر سطح پر امن ورواداری کا ضامن نمونہ ہے۔ آج جب دنیا دہشت گردی، مذہبی تعصب اور معاشی ناہمواری کا شکار ہے، تو سیرتِ رسول ﷺ ہی وہ مکمل نظام فراہم کرتی ہے جو انسانیت کو نجات اور سکون دے سکتا ہے۔

عصرِ حاضر میں رسول اللہ ﷺ کے پیش کردہ نظامِ امن کی افادیت

آج کی دنیا عالمی سطح پر دہشت گردی، مذہبی شدت پسندی، لسانی عصبیت، اور اخلاقی زوال کا شکار ہے۔ ایسے پُر آشوب ماحول میں انسانیت ایک ایسے جامع، ہمہ گیر اور پائیدار نظامِ امن کی متلاشی ہے جو صرف وقتی تسکین نہ دے، بلکہ دلوں کو بھی سکون اور معاشروں کو استحکام دے۔ رسول اکرم ﷺ کا پیش کردہ نظامِ امن ایسا ہی نظام ہے جو فرد، معاشرہ، ریاست اور بین الاقوامی سطح پر جامع رہنمائی فراہم کرتا ہے۔

1۔ مذہبی رواداری کا پیغام: اقلیتوں کے حقوق کی ضمانت

رسول اللہ ﷺ نے غیر مسلم اقلیتوں کے ساتھ جو حسنِ سلوک فرمایا، وہ آج کے دور کے لیے عملی مثال ہے:

نجران کے عیسائیوں کو مدینہ میں آزادانہ عبادت کی اجازت۔

یہودی قبائل کے ساتھ میثاقِ مدینہ میں مذہبی آزادی کی ضمانت۔

کسی کو زبردستی اسلام میں داخل نہ کرنے کی تعلیم:

"لَا إِكْرَاهَ فِي الدِّينِ"(17)

(دین میں کوئی زبردستی نہیں۔)

عصرِ حاضر میں افادیت

بین المذاہب ہم آہنگی کو فروغ دینے کے لیے سیرتِ طیبہ ایک ماڈل فراہم کرتی ہے۔

اقلیتوں کے حقوق کے تحفظ کے لیے سیرت سے رہنمائی حاصل کی جا سکتی ہے۔

2۔ بین الاقوامی تعلقات اور سفارتی اخلاقیات

رسول اللہ ﷺ نے مختلف قبائل اور ریاستوں کو خطوط بھیجے جن میں امن، دعوت، اور سفارتی احترام نمایاں تھا۔ حبشہ کے نجاشی کو خط، جس میں مذہبی مکالمے کی بنیاد پر رابطہ۔ قیصرِ روم کو خط، جس میں "آؤ ایک مشترکہ کلمہ پر جمع ہوں" کا پیغام۔

افادیت

آج کی خارجہ پالیسی میں امن، برابری اور عزتِ باہمی جیسے اصول سیرت کے عین مطابق اپنائے جا سکتے ہیں۔

ڈاکٹر طاہر القادری لکھتے ہیں:

"رسالت مآب ﷺ کے سفارتی خطوط آج بھی اقوام متحدہ کے چارٹر سے زیادہ جامع اور مہذب اصول پیش کرتے ہیں۔"(18)

3۔ معاشی عدل و مساوات: جدید معیشت میں امن کی ضمانت

رسول اللہ ﷺ کا معاشی نظام معاشرتی امن کی بنیاد تھا۔ اس میں سود کی ممانعت، ذخیرہ اندوزی کی ممانعت، صدقہ و زکوۃ کا نظام شامل ہیں۔

عصر حاضر میں افادیت

معاشی استحکام اور غربت کے خاتمے کے ذریعے سماجی بدامنی اور جرائم کی روک تھام۔

اسلامک فنانس ماڈلز عالمی بینکاری میں متبادل مہیا کر رہے ہیں۔

4۔ تعلیمی و تربیتی نظام میں امن کی جڑیں

رسول اللہ ﷺ نے مسجد نبوی کو صرف عبادت گاہ نہیں بنایا بلکہ علمی مرکز بھی بنایا۔ وہاں سے عدل، حلم، رواداری اور حقوقِ انسانی کی تعلیم دی جاتی تھی۔

عصر حاضر میں افادیت

نصاب میں امن، برداشت، اور مکالمے کی تعلیم شامل کی جائے۔

سیرت النبی ﷺ کو نصابِ تعلیم کا حصہ بنا کر نوجوانوں کو شدت پسندی سے بچایا جاسکتا ہے۔

5۔ انتہاپسندی کے خلاف نبوی حکمت

نبی ﷺ نے سخت ترین مخالفین سے بھی نرم سلوک اختیار کیا:

طائف کے لوگوں کو بددعا نہ دی۔

فتح مکہ پر عام معافی دی۔

عبد اللہ بن ابی جیسے منافق کے جنازے میں شرکت کی۔

افادیت

آج کے معاشرتی و سیاسی تنازعات میں انتقامی رویہ ترک کر کے نبوی حلم کو اپنانا ہی پائیدار امن کی کنجی ہے۔

مولانا مجاہد الحسینی کے مطابق:

"نبی ﷺ کی حکمت و رواداری انتہاپسندی کا سب سے مؤثر جواب ہے۔"(19)

6۔خواتین و بچوں کے حقوق: اخلاقی امن کا نظام

بچیوں کو زندہ دفن کرنے کی ممانعت۔

عورتوں کی وراثت، نکاح، اور تعلیم کا حق۔

بچوں کے ساتھ شفقت، تعلیم، اور حسنِ سلوک۔

عصرِ حاضر میں افادیت

گھریلو تشدد، صنفی امتیاز، اور بچوں سے بدسلوکی جیسے مسائل کا حل سیرت میں موجود ہے۔

رسول اللہ ﷺ کا نظامِ امن ایک آفاقی اور دائمی منشور ہے، جس کا عملی نفاذ صرف 7ویں صدی کے عرب کے لیے نہیں بلکہ ہر دور اور ہر قوم کے لیے ممکن اور مؤثر ہے۔ آج اگر عالمِ اسلام اور بین الاقوامی دنیا اس نظام کو بنیاد بنائے تو نہ صرف مذہبی شدت پسندی، لسانی تقسیم، معاشی ناانصافی اور اخلاقی زوال پر قابو پایا جاسکتا ہے بلکہ ایک پرامن، متوازن اور خوشحال معاشرہ قائم کیا جاسکتا ہے۔

عصرِ حاضر میں نبوی ﷺ نظامِ امن کی افادیت

رسول اللہ ﷺ کے پیش کردہ نظامِ امن کی افادیت صرف چودہ سو سالہ عرب معاشرے تک محدود نہیں بلکہ آج کے عالمی تناظر میں اس کی جامعیت، ہمہ گیریت اور لاثانی حکمت روزِ روشن کی طرح واضح ہو چکی ہے۔ جدید دنیا جن بحرانات کا شکار ہے — جیسے مذہبی تعصب، نسلی تفریق، جنگ و جدل، اخلاقی زوال، معاشی ناانصافی اور خاندانی انحطاط — ان کا مؤثر حل صرف اور صرف اُس فطری نظام میں پوشیدہ ہے جسے خاتم النبیین ﷺ نے عطا فرمایا۔

1۔مذہبی رواداری اور بین المذاہب ہم آہنگی

نبوی نظام کی بدولت ہمیں یہ رہنمائی حاصل ہوتی ہے کہ ہر فرد کو اپنے مذہب پر عمل کی مکمل آزادی حاصل ہو، اور اہلِ کتاب سے مکالمہ حسنِ اخلاق سے ہو۔ یہ اصول عصرِ حاضر میں انتہاپسندی، فرقہ واریت اور مذہبی تنازعات کا بہترین حل ہیں۔

2۔عالمی سفارتی تعلقات میں توازن

نبی کریم ﷺ نے سفارتی آداب، احترامِ اقوام اور بین الاقوامی مکاتبت کے ذریعہ جو مثال قائم کی، وہ اقوامِ متحدہ کے تمام تر منشور سے زیادہ موثر، منصف اور انسان دوست ہے۔ موجودہ جنگ زدہ دنیا میں یہ تعلیمات عالمی امن کے قیام کا سنہرا نسخہ ہیں۔

3۔ معاشرتی مساوات اور عدلِ اجتماعی

اسلامی نظام عدل—جس میں کوئی امیر و غریب، عرب و عجم کی تفریق نہیں—انسانی برابری کا ایسا عملی نمونہ پیش کرتا ہے جو جدید معاشروں میں اب تک حاصل نہیں ہو سکا۔ اگر آج عدلیہ، پولیس اور سیاست کو نبوی اصولوں پر استوار کیا جائے تو دنیا ظلم و کرپشن سے پاک ہو جائے۔

4۔ معیشت میں استحکام اور معاشرتی امن

نبی ﷺ کے نظامِ معیشت نے سود، ذخیرہ اندوزی، استحصال اور دولت کی غیر منصفانہ تقسیم جیسے عناصر کا سدباب کیا، جس سے نہ صرف غربت کا خاتمہ ممکن ہے بلکہ امیر و غریب میں تفاوت بھی کم ہو سکتا ہے۔ موجودہ سرمایہ دارانہ نظام کی خرابیوں کا واحد حل یہ ہے کہ دنیا نبوی تعلیمات کو معیشت میں نافذ کرے۔

5۔ تعلیم و تربیت سے اخلاقی ارتقاء

آپ ﷺ نے مسجد نبوی کو مرکز علم بنایا، اور تعلیم کو معاشرتی فلاح کا ذریعہ قرار دیا۔ آج کی نسل کو اگر تعلیمی نصاب میں نبوی اخلاقیات، برداشت، رواداری، دیانت، ایفائے عہد اور شفقت کے اصول سکھائے جائیں تو ایک پُرامن اور صالح معاشرہ جنم لے سکتا ہے۔

6۔ خواتین و اطفال کے حقوق کا تحفظ

اسلام وہ واحد مذہب ہے جس نے عورت کو وراثت، نکاح، طلاق، تعلیم اور کاروبار جیسے حقوق عطا کیے اور بچوں سے شفقت کو ایمان کا حصہ قرار دیا۔ اگر آج کے معاشروں میں یہ اقدار اپنائی جائیں تو گھریلو تشدد، بے راہ روی اور خاندانی ٹوٹ پھوٹ کا سدباب ہو سکتا ہے۔

7۔ انتہا پسندی کے خاتمے میں نبوی حکمتِ عملی

رسول اللہ ﷺ نے جنگی مواقع پر بھی درگزر، صبر اور دعوت کا رویہ اپنایا، جس کی مثال فتح مکہ میں دیکھی جا سکتی ہے۔ موجودہ دہشت گردی اور شدت پسندی کے مقابلے میں یہی طریقہ سب سے زیادہ مؤثر اور پائیدار ہے۔

نبوی نظامِ امن نہ صرف اسلامی ریاست کی بنیاد ہے بلکہ انسانی معاشرے کا بین الاقوامی ضابطہ اخلاق بھی ہے، جو مذہبی، معاشرتی، معاشی، سیاسی، تعلیمی اور اخلاقی ہر سطح پر امن قائم کرتا ہے۔ عصرِ حاضر میں اس نظام کو عالمی سطح پر رائج کیے بغیر دیرپا امن کا قیام ممکن نہیں۔

نبوی ﷺ نظامِ امن کی اساس قرآن و سنت ہے۔ تحقیق سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے جس نظامِ امن کی بنیاد رکھی، وہ سراسر قرآن مجید کی تعلیمات اور آپ ﷺ کی سنت پر مبنی ہے۔ یہ نظام کسی ایک قوم، مذہب یا خطے کے لیے مخصوص نہیں بلکہ تمام انسانیت کے لیے نجات دہندہ ہے۔

امن کا نبوی ماڈل ہمہ جہت اور فطری ہے۔ آپ ﷺ کا نظامِ امن سیاسی، معاشی، سماجی، عدالتی، بین المذاہب، تعلیمی اور اخلاقی تمام پہلوؤں کو محیط ہے۔ اس کی جامعیت اور فطرت پسندی ہی وہ پہلو ہیں جو اسے آج بھی قابلِ نفاذ اور مؤثر بناتے ہیں۔

موجودہ عالمی بحران کا حل صرف نبوی نظام میں ہے۔ جدید دنیا کے پیچیدہ مسائل — جیسے مذہبی شدت پسندی، نسل پرستی، معاشی استحصال، خاندانی انتشار — کا کوئی دیرپا حل موجودہ سیکولر یا سرمایہ دارانہ نظاموں میں نظر نہیں آتا۔ نبی کریم ﷺ کے دیے گئے اصولوں کی روشنی میں قومی اور بین الاقوامی پالیسی سازی ہی حقیقی امن کی طرف گامزن کر سکتی ہے۔

نبی ﷺ نے بین الاقوامی تعلقات اور اقلیتوں کے حقوق کا ایک ایسا ضابطہ دیا جو اقوامِ متحدہ کے چارٹر سے کئی درجے بلند ہے۔

میثاقِ مدینہ، صلح حدیبیہ اور عہدِ نبوی کے خطوطِ مکاتیب جدید سفارتی اصولوں سے کہیں زیادہ انسان دوست اور دیرپا نتائج پر مبنی ہیں۔

نبوی ﷺ تربیت کا اسلوب پائیدار امن کی کنجی ہے۔ آپ ﷺ نے فرد سے معاشرے اور معاشرے سے ریاست کی سطح تک ایسی اخلاقی تربیت کی جو دلوں کو جوڑتی ہے نہ کہ حکومت کے بل پر تھوپے گئے قوانین۔ آج اگر یہی فکری و عملی تربیت اپنائی جائے تو انسانی رویوں میں خودکار تبدیلی آسکتی ہے۔

اس سے واضح ہوا کہ اگر ہم نبی کریم ﷺ کی طرف سے پیش کردہ نظامِ امن کو مکمل طور پر سمجھ کر اس کی روشنی میں اپنے انفرادی و اجتماعی رویوں کو ڈھالیں تو نہ صرف پاکستان بلکہ پوری دنیا میں دیرپا، پائیدار اور فطری امن کا قیام ممکن ہو سکتا ہے۔ نبوی ﷺ ماڈل کوئی ماضی کی یادگار نہیں، بلکہ عصرِ حاضر کی روحانی، سماجی اور سیاسی ضرورت ہے۔

عالمی سطح پر امن کے قیام میں اسلامی نظریات کی افادیت

جدید دنیا جس تیزی سے عالمی سطح پر سیاسی، معاشی اور تہذیبی کشمکش کا شکار ہو رہی ہے، وہاں امن کی تلاش صرف ایک وقتی ضرورت نہیں بلکہ ایک پائیدار عالمی نصب العین بن چکی ہے۔ اس تناظر میں اسلام ایک ایسا مکمل ضابطۂ حیات پیش کرتا ہے جو صرف مذہبی نظام نہیں بلکہ عالمی امن کے قیام کے لیے ہمہ جہت فکری و عملی بنیادیں فراہم کرتا ہے۔ اسلامی نظریات کی بنیاد اخوتِ انسانی، عدل، مساوات، رواداری، مذہبی آزادی اور اجتماعی فلاح پر استوار ہے، جن کی افادیت آج کی دنیا میں روزِ روشن کی طرح عیاں ہے۔

اسلام کی اولین تعلیم انسان کی حرمت و وقار کی حفاظت ہے۔ قرآن مجید فرماتا ہے:

"وَلَقَدْ كَرَّمْنَا بَنِي آدَمَ"(20)

یہ آیت نہ صرف مذہبی بلکہ عالمی سطح پر انسانی وقار کے تحفظ کی اساس مہیا کرتی ہے۔ اسلام نے انسان کو محض قوم، نسل یا عقیدے کی بنیاد پر تقسیم نہیں کیا، بلکہ اس کی تکریم کو عالمگیر حیثیت دی، جو کسی بھی پر امن عالمی معاشرے کی بنیاد ہے۔

اسی طرح اسلامی اصول "لَا إِكْرَاهَ فِي الدِّينِ"(21)

(دین میں کوئی زبردستی نہیں)

کے ذریعے مذہبی آزادی، اختلاف رائے اور ضمیر کی آزادی کی ضمانت دیتا ہے، جو بین المذاہب ہم آہنگی اور عالمی سطح پر امن کے فروغ کے لیے ناگزیر ہے۔ یہ نظریہ آج کی دنیا میں مذہبی منافرت کے خاتمے اور کثیر الثقافتی معاشروں کی ہم آہنگی میں سنگِ میل ثابت ہو سکتا ہے۔

اسلام کا نظامِ عدل نہ صرف فرد کی سطح پر حقوق کا محافظ ہے بلکہ معاشرتی و عالمی انصاف کا بھی علمبردار ہے۔ قرآن کی یہ ہدایت کہ:

"إِنَّ اللهَ يَأْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالإِحْسَانِ"(22)

صرف مسلمانوں کے لیے نہیں بلکہ پوری انسانیت کے لیے عدل و احسان کا پیغام ہے۔ عالمی سطح پر جب طاقتور اقوام کمزور ریاستوں پر ظلم روا رکھتی ہیں، تب اسلام کا یہ نظریہ عالمگیر عدل کی بنیاد رکھتا ہے۔

علاوہ ازیں، اسلامی تعلیمات میں صلح و مفاہمت کو فوقیت حاصل ہے۔ جنگ کو صرف آخری اور ناگزیر دفاعی راستہ قرار دیا گیا ہے۔ سورۃ الانفال کی آیت:

"وَإِن جَنَحُوا لِلسَّلْمِ فَاجْنَحْ لَهَا"(23)

اس امر کی روشن دلیل ہے۔ رسول اللہ ﷺ کی صلح حدیبیہ جیسے واقعات ہمیں سکھاتے ہیں کہ امن و برداشت کی پالیسی کس طرح عالمی سطح پر دیرپا استحکام لا سکتی ہے۔

اقلیتوں کے تحفظ، عورتوں اور بچوں کے حقوق، معاشی عدل، تعلیم و تربیت، اور اخلاقی تطہیر جیسے موضوعات اسلام کی نظریاتی بنیاد میں شامل ہیں، جو دنیا کے ہر خطے اور ہر معاشرے کو امن کی طرف گامزن کر سکتے ہیں۔ درحقیقت، اسلامی نظریات کا مزاج کثیر الجہتی ہے، جو تہذیبی تصادم کے بجائے تہذیبی مکالمے کو فروغ دیتا ہے۔

اگر عالمی سطح پر اسلامی اصولوں جیسے انسانی مساوات، عدل، رواداری، مذہبی آزادی اور بین الاقوامی حقوق کا حقیقی اطلاق ہو تو آج کی دنیا دہشتگردی، نسل پرستی اور تعصبات سے نکل کر ایک پر امن عالمی برادری کی شکل اختیار کر سکتی ہے۔

حوالہ جات

[1] ۔ ابن منظور، لسان العرب، جلد13، قاہرہ: دارالمعرفۃ، 1981، ص16

[2] ۔ راغب اصفہانی، المفردات فی غریب القرآن، بیروت: دارالقلم، 2005، ص35

[3] ۔ یوسف القرضاوی، فقہ الجہاد، قاہرہ: دارالشروق، 2009، جلد1، ص58

[4] ۔ سورۃ البقرہ، 2:208

[5] ۔ سورۃ الانبیاء، 21:107

[6] ۔ امام بخاری، الصحیح، کتاب الایمان، حدیث10

[7] ۔ سورۃ الحجرات 13:۴۹

[8] ۔ سورۃ البقرہ، 2:256

[9] ۔ محمد الطاہر ابن عاشور، التحریر والتنویر، جلد3، تونس: دار سحنون، 1997ء، ص22

[10] ۔ سورۃ الانفال، 8:61

[11] ۔ محمد طاہر القادری، ڈاکٹر، فروغِ امن اور انسدادِ دہشت گردی کا اسلامی فلسفہ (قرار دادِ امن)، لاہور: منہاج القرآن پبلیکیشنز، 2010ء، ص45

[12] ۔ سورۃ النحل 16:90

[13] ۔ ابن قیم الجوزیہ، الطرق الحکمیۃ فی السیاسۃ الشرعیۃ، تحقیق: ناصر عبد الکریم العقل، بیروت: دار عالم الفوائد، 1991ء، ص13

[14] ۔ خالد ضیاء، سیرت النبی ﷺ کی عصری معنویت، لاہور: ادارہ معارف اسلامی، 2018ء، ص91

[15] ۔ مولانا مجاہد الحسینی، رسول اللہ کا نظامِ امنِ عالم: قرآن، حدیث اور تاریخی حقائق کی روشنی میں، لاہور: ادارہ اسلامک ریسرچ اینڈ پبلی کیشنز، 2019ء، ص72

[16] ۔ محمد طاہر القادری، فروغِ امن اور انسدادِ دہشت گردی کا اسلامی فلسفہ، قرار دادِ امن، لاہور: منہاج القرآن پبلیکیشنز، 2010ء، ص98

[17] ۔ سورۃ البقرہ 256:۲

[18] ۔ محمد طاہر القادری، فروغِ امن اور انسدادِ دہشت گردی کا اسلامی فلسفہ ،قرار دادِ امن، ،لاہور: منہاج القرآن پبلیکیشنز،2010ء، ص112

[19] ۔ مولانا مجاہد الحسینی، رسول اللہ کا نظامِ امنِ عالم: قرآن، حدیث اور تاریخی حقائق کی روشنی میں ،لاہور: ادارہ اسلامک ریسرچ اینڈ پبلی کیشنز،2019ء، ص134

[20] ۔ سورۃ الاِسراء،17:70

[21] ۔ سورۃ البقرہ2:256

[22] ۔ سورۃ النحل،16:90

[23] ۔ سورۃ الانفال،۸:61